سوال

(217) ذبح اسماعیل، حکم یا اشارہ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

''منکرِحدیث مسٹر پرویز اور اس کی پارٹی یہ سمجھتی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو ذبح اسماعیل کا حکم نہ تھا، یہ صرف اشارہ تھا جسے غلطی سے ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالی کا حکم سمجھ بیٹھے۔ مسٹر پرویز کہتے ہیں کہ یہ مجاز تھا حقیقت نہ تھی۔ اس لیے انہوں نے آیت افۡعَلۡ مَا تُؤۡمَرُ کا مفہوم جس بات کا اشارہ آپ کو ملا ہے، اسے بلا تامل کر گزریئے'' بیان کیا ہے۔ یہ موقف کہاں تک درست ہے؟ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ مینڈھا ذبح کرنے کا واقعہ قرآن میں نہیں ہے!

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

منکرین حدیث قرآن کے بہانے حدیث سے بالکل ''آزاد'' ہوگئے ہیں۔ اور الفاظِ قرآنی کو تلعب و تصریف (ہیرا پھیری) کے ذریعے اپنی مرضی کے معانی پہنانے کی مذموم کوشش کرتے رہتے ہیں۔ الفاظ اور آیات کو سیاق وسباق سے کاٹ کر معانی پہنانا نیز حقیقت کو مجاز اور مجاز کو حقیقت بنانا ان کا مرغوب مشغلہ ہے۔

قرآن سے پوری صراحت سے معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو یہی حکم تھا کہ وہ اسماعیل (علیہ السلام) کو ذبح کریں۔ ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام اسے حکمِ الہی سمجھتے تھے۔ ابراہیم علیہ السلام اللہ کے پیغمبر تھے اگر انہیں منشا الہی سمجھنے میں اجتہادی غلطی لگی ہوتی تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی تصحیح کر دیتے۔ نہ کہ ''غلط فہمی'' کے نتیجے میں کیے جانے والے عمل کی تحسین کی جاتی اور نہ اسے (أَسۡلَمَا) کہہ کر فرمانبرداری قرار دیا جاتا۔ اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کی تحسین (مَا تُؤۡمَرُ) (جس کا تجھے حکم دیا گیا) پر عمل کرنے پر ہی کی تھی۔ (مَا تُؤۡمَرُ) سے اشارہ مراد لینا مسٹر پرویز کی جہالت ہے۔ امر کا معنی لغتِ عرب میں ''حکم'' ہوتا ہے۔ نہ کہ ''اشارہ۔'' اور مجازی معنی اسی صورت میں مراد لیا جاتا ہے جب حقیقی معنی متعذر (محال) ہو۔

مسٹر پرویز کبھی (مَا تُؤۡمَرُ) کا مفہوم ''اگر'' سے بدل دیتے ہیں، لکھتے ہیں:

آپ نے سمجھا کہ یہ اشارہ غیبی ہے۔ اس لیے اس کی تعمیل ضروری ہے۔ بیٹے سے ذکر کیا تو اس نے بھی کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تو اس کی تعمیل میں قطعاً تامل نہ کیجیے، میں ذبح ہونے کو تیار ہوں۔ (قرآنی فیصلے، ص:4)

''اگر یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے'' قرآن کے کن الفاظ کا ترجمہ ہے۔ ترجمہ کرنے کے پرویزی قائل ہی نہیں ہیں۔ ''اگر'' کس لفظ کا ''مفہوم'' ہے۔ کیا یہ کھلی تحریف قرآن نہیں؟ یہ ''اگر'' صریحاً قرآنی فیصلے کے خلاف ہے۔ مسٹر پرویز کی یہ بھی دیدہ دلیری اور سینہ زوری ہے کہ اپنی من پسند تحریفات کو ''قرآنی فیصلے'' کا نام دیتے ہیں۔ مذکورہ بالا ''اگر'' اس کی ایک

دلیل ہے۔

مسٹر پرویز جو یہ کہتے ہیں کہ مینڈھا ذبح کرنے کا ذکر قرآن میں نہیں ہے یہ بھی ان کی ایک جہالت ہے۔ ان کی باقیات سے دریافت کیا جائے کہ ارشاد باری تعالیٰ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ١٠٧ (الصافات 107/37) سے کیا مراد ہے؟ عربی لغت اور سیاق وسباق کو ملحوظِ خاطر رکھ کر جواب دیا جائے۔

اس یادگار واقعے کی پوری تفصیل قرآن مجید نے بیان کی ہے۔ سیاق وسباق کو مدنظر رکھ کر اگر اس پر ایک سرسری نظر بھی ڈالی جائے تو مسٹر پرویز کے تمام جھوٹ آشکارا ہو جاتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ١٠٠ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ١٠١ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ
الصَّابِرِينَ ١٠٢ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ١٠٣ وَنَادَيْنَاهُ أَن يَا إِبْرَاهِيمُ ١٠٤ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ١٠٥ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ١٠٦
وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ١٠٧ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ١٠٨ سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ١٠٩ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ١١٠ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ١١١ ...
سورة الصافات

''میرے رب! مجھے نیک بخت اولاد عطا کر۔ تو ہم نے اسے ایک بردبار بچے کی بشارت دی۔ پھر جب وہ (بچہ) اتنی عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ چلے پھرے، تو اُس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا: میرے پیارے بیٹے! میں خواب میں اپنے آپ کو تجھے ذبح کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ اب تُو بتا کہ تیری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے جواب دیا کہ ابو جی! جو حکم ہوا ہے اسے بجا لائیے، ان شاء اللہ! آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ تو جب دونوں مطیع ہو گئے اور اُس (باپ) نے اُس (بیٹے) کو پیشانی کے بل گرا دیا۔ تو ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم! یقیناً آپ نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا، بے شک ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔ درحقیقت یہ کھلا امتحان تھا۔ اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے دیا۔ اور ہم نے ان کا ذکرِ خیر پچھلوں میں باقی رکھا۔ ابراہیم پر سلام ہو۔ ہم نیکو کاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ بے شک وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھے۔''

ان آیات میں آنے والے الفاظ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ، أَسْلَمَا ، وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ، صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ، نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ١٠٥ ، الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ١٠٦ ، فَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ١٠٧ ، اور وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ١٠٨ مسٹر پرویز کے غلط دعاوی اور جھوٹ کا پول کھول دیتے ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

قربانی کے احکام ومسائل، صفحہ:496

محدث فتویٰ